

در دالفت

محمد اصغر میرپوری

الکبستائن ۵ لاہور

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	در دالفت
شاعر	:	محمد اصغر میر پوری
اشاعت اول	:	جون 2012ء
طابع	:	رانا پرنٹرز، لاہور
ناشر	:	ادبستان، لاہور



ادبستان

C-6 دربار مارکیٹ، نزد داتا دربار، لاہور

☎: +92-42-37212348 Cell: 0300-4140207

E-mail: joinadabistan@gmail.com

انتساب

محترم

محمد فاروق، محمد طارق

اور

لارڈ نذیر احمد

کے نام

جو میرے بھائی بھی ہیں اور دوست بھی۔



ہم کو یہ کیسے مقدر ملے ہیں
مانگے پھول تو پتھر ملے ہیں

تمہارے دامن میں ہیرے موتی
اور ہم کو تو کنکر ملے ہیں



ترتیب

7	پیش لفظ
9	غزلیات
173	منظومات
175	ہم پہ اپنی رحمت کا مینہ برسا مولا
176	اسلام کیا ہے دنیا کو سمجھایا آپؐ نے
177	مبارک ہو سب کو ماہِ رمضان کی
178	محبت میں فرزانہ
179	ریشماں جس روز جواں ہوئی تھی
180	سفید پھول
182	محبت کیا ہوتی ہے
184	قطعات
185	اک تیرے سوا
185	جب ملتا ہے
186	جس دن تم تک رسائی ہو جائے گی

- 186 جب وہ ہم سے بچھڑے
- 187 ذرا آ کے دیکھ
- 187 ہجر کے درد کی کتنی پیاری تاثیر ہے
- 188 محبت کی آواز
- 188 آخری خط
- 189 تنہائی
- 189 وہ میرے دل کا ہر راز جانتا ہے
- 190 جو رو جفا
- 190 چنگاریاں
- 191 رسم اُلفت
- 191 انہیں پیار ہے مجھ سے
- 192 میری منزل ہے تُو
- 192 انہیں طلب کیا تھی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

ہر حمد و ثناء اپنے اللہ کے لیے اور بے شمار درود و سلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر، میرے خیال میں میرے اللہ کا مجھ پہ خاص کرم ہے جو میں اتنا کچھ لکھ چکا ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک بار میں پاکستان گیا تھا تو دیکھا فرحت عباس شاہ ہر ماہ اپنا شعری مجموعہ شائع کرتے تھے تو میں حیران ہوتا کہ وہ کیسے ایسا کرتے ہیں وہ اس لیے کے ایک بار ایک لطیفہ پڑھا تھا کہ ایک شخص مرزا غالب کے پاس گیا تو پوچھا کہ آپ دن میں کتنی غزلیں لکھتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ کبھی ایک کبھی دو غزلیں دن بھر میں لکھتا ہوں۔ تو وہ صاحب بولے کہ اتنی تو میں پاخانے میں جاتا ہوں تو لکھ لیتا ہوں اس پر غالب نے کہا پھر ان سے بدبو تو بڑی آتی ہوگی۔ خیر یہ صرف لطیفہ ہی ہے میرے خیال میں اس میں حقیقت کوئی نہیں۔ میں فرحت عباس شاہ کا کلام پڑھتا تو شاعری میں وہی خوبصورتی جو پہلی کتابوں میں تھی۔ میں سوچتا تھا کاش چھ ماہ میں ایک

کتاب لکھ سکوں تو میرے لیے یہ بہت بڑی بات ہوگی۔ شاید خدا نے میری دعا سن لی پھر چھ ماہ میں ایک شعری مجموعہ میں مکمل کر دیتا تھا۔ ابھی تک یہی میرا معمول ہے مگر مصیبت یہ ہے کہ کتابیں چھپوانے کے لیے سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہے پھر بھی دوستوں کا ممنون ہوں جو مدد کر دیتے ہیں۔ بلکہ وہ مجھے اپنا نام بھی نہیں لکھنے دیتے کہ ان کا شکریہ ادا کروں۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

محرم (صغر مبر نوری)





تیرے سوا کوئی نہیں دلبر میرا
تجھے کیا خبر کہ تو ہی میری دلربا ہے
تیری خاطر جو کچھ لکھتا ہے اصغر
میرا کوئی کمال نہیں یہ اللہ کی عطا ہے





زندگی میں کبھی نہ تکبر کرنا دوستو
ہر مصیبت میں تم صبر کرنا دوستو

روزِ محشر یہی عمل ہمارے کام آئے گا
ہر پل اپنے اللہ کا ذکر کرنا دوستو

سبھی نعمتیں عطا ہیں پروردگار کی
تم کسی بات کا نہ فخر کرنا دوستو

جتنا ملے اسی پر قناعت کرنا تم
کسی کے حق پہ نہ نظر کرنا دوستو

نیک کاموں میں اپنا حصہ ڈالتے رہنا
کوئی بُرا کام نہ مگر کرنا دوستو

☆.....☆.....☆



ہم کسی سے بھلا کیا مانگتے ہیں
 شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں
 اور کچھ تو کسی کو دے نہیں سکتے
 ہر کسی کے حق میں دعا مانگتے ہیں
 کسی جھوٹے سہارے کی حاجت نہیں
 دو جہانوں کے اللہ کا آسرا مانگتے ہیں
 ہمیں کسی سے کوئی لالچ نہیں
 اک محبت بھری نگاہ مانگتے ہیں
 دوستوں سے کچھ طلب نہیں کرتے
 ان سے صرف ان کی وفا مانگتے ہیں

☆.....☆.....☆



آج کیوں نہ خاموشی کو توڑ دیا جائے
سرعام ان سے محبت کا اظہار کیا جائے

اگر اس کے دل تک میری ندا نہ پہنچے
تو ایسے عالم میں پھر کیا کیا جائے

ہماری کہانی بھی لیلیٰ مجنوں سی ہے
کیوں نہ اسے کوئی سندر سا نام دیا جائے

جس افسانے کی کوئی انتہا نہ ہو
بہتر ہے اسے ادھورا چھوڑ دیا جائے

تو جو اصغر کے پہلو میں نہیں ہے
تجھ سے دور رہ کر نہ جیا جائے

☆.....☆.....☆



جس نے کیا ہے ہمیں دل شکستہ
 ملتا نہیں ہے اس کے دل کا پتہ
 ان سے انصاف ملنا ممکن نہیں
 دلوں سے کھیلنا ہے جن کا پیشہ
 میں دنیا کے کسی خطے میں جاؤں
 اک چہرہ میرے سامنے رہتا ہے ہمیشہ
 اور سبھی ناطے ٹوٹ سکتے ہیں
 ٹوٹ نہیں سکتا دو دلوں کا رشتہ
 اصغر اگر خطاؤں کا پتلا نہ ہوتا
 پھر سبھی اسے بھی سمجھتے فرشتہ

☆.....☆.....☆



میں نے جس شخص کو ہنسایا بہت
کیا بتاؤں اسی نے مجھ کو رلایا بہت

وہ میرے دل کی بازی جیت کر چل دیا
اس کے بعد وہ مجھے یاد آیا بہت

وہ آج بھی میری یادوں میں ہے
جسے میں نے دل سے بھلایا بہت

جو نظر سے گر گیا اسے گرنے دیا
ٹھوکر کھا کر گرنے والوں کو اٹھایا بہت

آج دن بھر خود سے گفتگو رہی
اس کے بعد دیوانوں کی طرح مسکرایا بہت

☆.....☆.....☆



اپنے غموں کو پاس بٹھا لیتا ہوں
ان سے باتیں کر کے دل بہلا لیتا ہوں

تھک جاتے ہیں جب باتیں کرتے کرتے
پھر بڑے پیار سے انہیں سلا لیتا ہوں

غمِ محبت دردِ جدائی سے جب بات کروں
زیست کی رو داد سنا کر انہیں رلا لیتا ہوں

یہ کسی کے سامنے چھلکنے نہ لگیں
آنسوؤں کو یہ بات پہلے سمجھا لیتا ہوں

پروردگار نے مجھے ایسا ظرف بخشا ہے
میں غم میں بھی مسکرا لیتا ہوں

☆.....☆.....☆



جب اس کے خط کا جواب لکھتا ہوں
میں اس کا نام مہتاب لکھتا ہوں

وہ پڑھ کر شرمسار ہی ہوتا ہو گا
تعریف میں باتیں بے حساب لکھتا ہوں

وہ نازک ہے کسی پھول کی صورت
اسی لیے میں اسے گلاب لکھتا ہوں

اس کی آنکھوں میں مے کا نشہ ہے
اس کی آنکھوں کو شراب لکھتا ہوں

شاعری کرنا میرا محبوب مشغلہ ہے
علم نہیں اچھی یا خراب لکھتا ہوں

☆.....☆.....☆

Thank You for previewing this eBook

You can read the full version of this eBook in different formats:

- HTML (Free /Available to everyone)
- PDF / TXT (Available to V.I.P. members. Free Standard members can access up to 5 PDF/TXT eBooks per month each month)
- Epub & Mobipocket (Exclusive to V.I.P. members)

To download this full book, simply select the format you desire below

